147198 ـ جمعہ کے روز عقد نکاح کرنا

سوال

میں ان شاء اللہ بہت جلد اپنی منگیتر سے عقد نکاح کرنے والا ہوں، عقد نکاح کے لیے میں نے جمعہ کا دن اختیارکیا ہے، پھر مجھے علم ہوا کہ کچھ اہل علم جمعہ کے روز نکاح کو مستحب کہتے ہیں اور کچھ اسے بدعت قرار دیتے ہیں، آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں، کیا جمعہ کے دن ہی نکاح رکھوں یا کہ بدعت سے بچتے ہوئے کسی کوئی اور دن مقرر کر لوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عقد نکاح کے لیے کوئی دن متعین نہیں کیا گیا، بلکہ جس دن بھی آدمی نکاح کرنا چاہے کر سکتا ہے، چاہے جمعہ کا دن ہو یا کوئی اور دن، جب ایك آدمی نے اپنی ضرورت یا کسی اور سبب کی بنا پر جمعہ کا دن عقد نکاح کے لیے مقرر کیا ہے تو فی ذاتہ اس میں کوئی بدعت نہیں.

آپ کے سوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نکاح کے لیے جمعہ کا دن مقرر کیا اور پھر اس کے بارہ میں اختلاف سنا تو اس بنا پر آپ کے لیے اسے تبدیل کرنا ضروری نہیں اور ان شاء اللہ یہ بدعت بھی نہیں ہے.

رہا یہ کہ عمدا جمعہ کے روز نکاح کرنا اور اسے مستحب سمجھنے کے بارہ میں مذاہب اربعہ کے فقہاء کرام نے اسے مستحب بیان کیا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جمعہ کے روز نکاح کرنا مستحب ہے "انتہی

دیکھیں: المغنی (7 / 64).

اور نفراوی مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جمعہ کے روز منگنی اور عقد نکاح کرنا مستحب ہے " انتہی

دیکھیں: الفواکہ الدوانی (2 / 11).

مزید آپ شیخ زکریا انصاری شافعی کی اسنی المطالب (3 / 108) اور ابن الھمام حنفی کی فتح القدیر (3 / 189) کا مطالعہ کریں.

فقھاء کرام نے سلف رحمہم اللہ کے عمل سے اس پر استدلال کیا ہے جن میں ضمرۃ بن حبیب اور راشد بن سعد اور حبیب بن عتبۃ رحمہم اللہ شامل ہیں، اور اس لیے بھی کہ جمعہ کا دن مبارك ہے اس لیے جب مبارك دن شادی ہو تو امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی شادی میں برکت عطا فرمائے، اور اس لیے بھی کہ یہ دن شرف و مقام والا اور عید کہلاتا ہے.

یہاں ہمیں فقھاء کرام کی عبارت " مستحب ہے " کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ انہوں نے مستحب کے لفظ بولے ہیں نا کہ مسنون کے، کیونکہ فقھاء کو علم تھا کہ جمعہ کے دن عقد نکاح پر ابھارنا اور اس کی ترغیب دلانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں.

بلکہ یہ تو بعض سلف اور متقدمین فقھاء سے وارد ہے جو کہ ان کا اجتھاد ہے کہ جمعہ کے دن جمعہ کی برکت کی بنا پر نکاح میں برکت حاصل کرنے کے لیے اس دن نکاح کیا جائے کہ ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی دعاء قبول فرمائے، کیونکہ جمعہ کےدن ایك وقت ایسا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے.

اکثر طور پر فقھاء کرام مستحب کا لفظ وہاں بولتے ہیں خاص کر جس کے لیے کوئی دلیل نہ ملتی ہو، اس لیے فقھاء کے ہاں مستحب سنت سے زیادہ وسیع ہے، کیونکہ سنت کے لیے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع صحیح حدیث کا ثبوت ہونا ضروری ہے.

اس لیے بعض اہل علم نے متنبہ کیا ہے کہ اس مستحب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ سنت نہ سمجھا جائے، بلکہ اس کے مستحب ہونےمیں بھی اختلاف ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس کے متعلق مجھے علم نہیں کہ یہ سنت ہے، فقھاء نے اس کی علت بیان كي ہے کہ جمعہ کے دن آخری حصہ میں دعا کی قبولیت کا وقت ہے، اس لیے امید کی جاتی ہے کہ شادی کے وقت یہ دعا ہو اور اس سے برکت حاصل

کی جا سکے کہ اسے مبارکباد میں " بارك الله لك و علیك " کہا جائے.

لیکن یہاں یہ کہا جائیگا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ تھا کہ آپ اس کے لیے یہ وقت تلاش کرتے ؟

جب یہ ثابت ہو جائے تو مستحب کا قول ظاہر ہے، لیکن اگر ثابت نہ ہو تو پھر اسے طریقہ نہیں بنانا چاہیے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی وقت شادی کیا کرتے اور اس میں ثابت نہیں کہ آپ نے کوئی معین وقت اختیار کیا ہو.

ہاں یہ ہے کہ اگر خود بخود نکاح اس وقت میں ہو جائے تو ہم کہیں گے ان شاء یہ وقت اچھا ہے کہ اس موقع اور مناسبت میں نکاح ہوا کہ نکاح کے لیے قبولیت کا وقت ملا لیکن اگر عمدا اور قصدا یہ وقت تلاش کر کے نکاح کیا جائے تو اس کے لیے کوئی دلیل چاہیے.

لہذا صحیح یہی ہے کہ جب بھی عقد نکاح کا وقت میسر ہو یا جگہ میسر ہو چاہے مسجد ہو یا گھر یا بازار یا ہوائی جہاز وغیرہ اور اسی طرح کسی بھی وقت نکاح کیا جا سکتا ہے انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 33).

خلاصہ:

جب آپ نے پہلے سے ہی جمعہ کا دن نکاح کے لیے مقرر کر رکھا ہے تو پھر اس تعیین میں کوئی حرج نہیں، اور آپ کے لیے اسے تبدیل کرنا لازم نہیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی آپ کو اس دن کی فضیلت اور برکت نصیب کر دے.

واللہ اعلم .